قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 2/ دسمبر 2022ء | 7/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 2/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 264

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

(الجمعہ: 10)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

دوسری آیت میں (سورۃ الجمعہ کی آیت 11 مراد ہے۔ ناقل) اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تمہارے کام ہیں تو تم جمعہ سے پہلے یا بعد میں کر سکتے ہو اور جمعہ کے وقت خاص طور پر یہ کام نہ کر کے جب جمعہ پر آؤ گے تو اپنے دنیاوی کاموں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث بنو گے۔ پس جمعہ میں اس لئے شامل نہ ہونا کہ ہمارے دنیاوی کام متاثر ہوں گے یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ خود اپنے لئے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی کام کو پھل لگانا اور اس میں برکت ڈالنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اس لئے یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کام میں برکت نہیں پڑے گی اور اگر بات مانو گے تو کام میں برکت پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری تجارتیں، دنیاوی کاروبار اور کھیل کود تمہیں جمعہ پڑھنے سے روکنے والے نہ ہوں۔ خاص طور پر یہ چیزیں اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس زمانے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے خاص نسبت ہے اس لئے خاص طور پر یہ ہدایت ہے کہ تمہاری تجارتیں جو صرف مقامی نہیں رہیں، پہلے تو مقامی طور پر تجارتیں ہوا کرتی تھیں۔ تجارتی قافلے جاتے تھے لیکن جو وہ لاتے تھے کسی ایک شہر تک محدود ہوتے تھے، اب تجارتیں مقامی نہیں رہیں بلکہ بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے تمہیں زیادہ مصروف رکھتی ہیں۔ اسی طرح تمہارے کھیل ہیں اور دنیاوی مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتیں۔ ان میں تم نے یا ایک مومن نے بہرحال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ایک مومن کی سب سے بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور یہی ایک مومن کی ترجیح ہونی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ یکم جولائی 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- یوں مہدیٔ زماں سے ملاقات ہوگئی (منظوم)
- ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
- بنیادی مسائل کے جوابات
- میاں عبد القیوم ناگی مرحوم آف نیلا گنبد لاہور کا ذکر خیر

فرمانِ رسولؐ

حضرت اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے افضل ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں ان کی وفات ہوئی اس میں صور (بگل) پھونکا جائے گا اور اس میں بے ہوشی ہو گی۔ پس اس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(ابو داؤد کتاب تفریع ابواب الجمعۃ باب فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ 1047)

حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

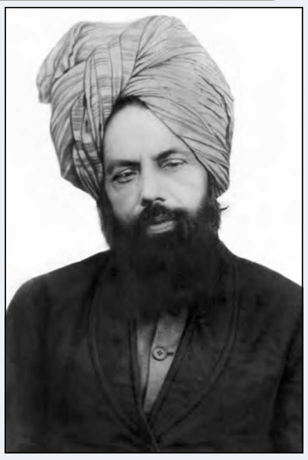

مہدی کا زمانہ، ایک عظیم الشان جمعہ

- خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے، جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمامِ نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ (الصف: 10) کی صورت میں ہو گا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہو گا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص رکھا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 513 ایڈیشن 2016ء)

- غرض اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اُتری وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے۔ مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔ دوسری عیدوں کو کپڑے بدلتے ہیں لیکن اس عید کی پرواہ نہیں کرتے اور مَیلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ آتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے۔ اسی عید کے لئے سُورۃ جمعہ ہے اور اسی کے لئے قصر نماز ہے۔ اور جمعہ وہ ہے جس میں عصر کے وقت آدم پیدا ہوئے۔ اور یہ عید اس زمانے پر بھی دلالت کرتی ہے کہ پہلا انسان اس عید کو پیدا ہوا۔ قرآن شریف کا خاتمہ اسی پر ہوا۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 399 ایڈیشن 1984ء)

- روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گنہ گار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 287-288 ایڈیشن 2019ء)

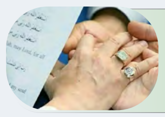

دربارِ خلافت

چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور خصوصاً ایسے وقت میں جب مذہب کے ساتھ حکومت نہ ہو۔یعنی حکومت کے قوانین کی وجہ سے بعض عملی اصلاحیں ہو جاتی ہیں لیکن بدقسمتی سے اسلام میں جن باتوں کو اخلاقی گراوٹیں کہا جاتا ہے اور اُس کی اصلاح کی طرف اسلام توجہ دلاتا ہے ان میں اسلامی ممالک میں انصاف کا فقدان ہونے کی وجہ سے، دوعملی کی وجہ سے، باوجود اسلامی حکومت ہونے کے اسلامی ممالک میں بھی عملی حالت قابلِ فکر ہے اور غیر اسلامی ممالک میں بعض باتیں جن کے لئے اصلاح ضروری ہے، وہ اُنہیں بدعملی اور اخلاقی گراوٹ نہیں سمجھتے، اس لئے بعض باتوں کی عملی اصلاح نہیں ہوسکتی۔

پس عملی اصلاح کے لئے حکومت کا ایک کردار ہے۔ جہاں مذہب اور حکومت کی عملی اصلاح کی تعریف ایک ہے اور عملی اصلاح اُس کے مطابق ہے، وہاں عادتیں قانون کی وجہ سے ختم کی جا سکتی ہیں۔لیکن جہاں حکومت کا قانون عملی اصلاح کے لئے مددگار نہ ہو، وہاں عادتیں نہیں بدلی جا سکتیں اور عملی کمزوریاں معاشرے کا ناسور بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ آزادی کے نام پر ترقی یافتہ ممالک میں ہم بہت سی عملی کمزوریاں دیکھتے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے عملی کمزوریاں اب دنیا میں ہر جگہ پھیلائی جارہی ہیں اور ایسے ماحول میں پڑنے والے، ماحول کا حصہ ہونے کی وجہ سے، مستقل ان چیزوں کو دیکھ کر عادتاً بعض عملی کمزوریاں اپنا چکے ہیں۔ اور لاشعوری اور غیر ارادی طور پر بچے اور یا جو نوجوان ہیں اُن میں بھی، لڑکے اور لڑکیوں میں بھی یہ کمزوریاں راہ پکڑ رہی ہیں اور جب عادت پکی ہو جائے تو پھر اُسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔مثلاً نشہ ہے، اس کی عادت پڑ جائے تو چھوڑنا مشکل ہے۔ ایک شخص یہ قربانی تو کر لیتا ہے کہ تین خداؤں کی جگہ ایک خدا کو مان لے اور یہ تو کبھی نہیں ہو گا کہ جب ایک خدا کو مان لیا تو دوسرے دن اُسے ایک خدا کی جگہ تین خداؤں کا خیال آجائے۔ مگر نشہ کرنے والے کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہو گی کہ نشہ مل جائے۔ ساری عمر کے عقیدے کو تو ایک شخص چھوڑ سکتا ہے، مگر نشہ کی عادت جو چند مہینوں یا چند سالوں کی عادت ہے اس میں ذرا سی نشے کی کمی ہو جائے تو وہ اُسے بے چین کر دیتی ہے۔سگریٹ پینے والے بھی بعض ایسے ہی ہیں جو اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر، اپنے بہن بھائیوں کو چھوڑ کر، اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر، اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر جماعت میں بھی داخل ہوئے، انہوں نے قربانی دی اور احمدی ہو گئے لیکن اگر سگریٹ چھوڑنے کو کہو تو سو بہانے تلاش کریں گے۔ کسی کا پیٹ پھول جاتا ہے، کسی کو نشہ نہ کرنے سے نیند نہیں آتی، کسی کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اُس کے خیال میں ختم ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے وہ پھر بے چین رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ صرف اُن کے لئے نہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، ہر ایک شخص کے لئے ہے۔بعض بہت نیک کام کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی قربانی کر کے کر رہے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی سی عادت نہیں چھوڑ سکتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہمارے ایک تایا تھے، جو دہریہ تھے اور بے دین تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب ایسے دوست آتے تھے جن کو حُقّے کی عادت تھی تو وہاں تو حُقّہ ملتا نہیں تھا، لیکن یہ جو تایا تھے اُن کے ہاں حُقّہ ہر وقت چلتا رہتا تھا اَور بھی ان کو نشے کی عادت تھی، تو یہ حقہ پینے والے وہاں چلے جایا کرتے تھے اور حُقّے کے نشے کی وجہ سے اُن کی فضول اور بیہودہ باتیں سننے پر مجبور ہوتے تھے۔ اُن تایا سے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے پوچھا کہ کبھی آپ نے نماز بھی پڑھی ہے؟ اُن کی دینی حالت کا یہ حال تھا، کہنے لگے کہ بچپن سے ہی میری طبیعت ایسی ہے کہ جب میں کسی کو سر نیچے کئے دیکھتا ہوں تو مجھے ہنسی آنی شروع ہو جاتی ہے۔مراد یہ تھی کہ جب میں کسی کو سجدے میں دیکھتا ہوں، نماز پڑھتے دیکھتا ہوں تو اُس وقت سے مَیں مذاق اُڑایا کرتا تھا۔حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ان صاحب کے پاس دوست چلے جاتے تھے اور حُقّے کی مجبوری کی وجہ سے اسلام کے خلاف اور سلسلے کے خلاف باتیں بھی سننی پڑتی تھیں اور سنتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست وہاں گئے اور اپنے آپ کو گالیاں دیتے ہوئے، برا بھلا کہتے ہوئے باہر نکلے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا ہوا ہے؟ تو کہتے ہیں، اس حقے کی وجہ سے، اس لعنت کی وجہ سے میرے نفس نے مجھے ایسی باتیں سننے پر مجبور کیا ہے جو عام حالات میں مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔

تو عادتیں بعض دفعہ انسان کو بہت ذلیل کروا دیتی ہیں۔بعض لوگوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ لاکھ سمجھاؤ، نگرانی کرو مگر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اُن کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہو نہیں سکتی۔ اگر اصلاح نہ ہو سکے تو اُن کو سمجھانے کی ضرورت کیا ہے۔خطبات میں بھی مستقل سمجھایا جاتا ہے، نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سمجھائے جانے کا حکم ہے۔ اگر ایمان کی کچھ بھی رمق ہے تو نصیحت بہرحال فائدہ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ مومنوں کو نصیحت کرو اُن کے لئے فائدہ مند ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 367-369 خطبہ جمعہ 5/ جون 1936ء)

(خطبہ جمعہ 20/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

یوں مہدیٔ زماں سے ملاقات ہوگئی

چشمے سے سلسبیل کے جب میں وضو کروں
کوثر سے غسل دے کے زباں سرخرو کروں
یارب! امام مہدیٔ دوراں کی شان میں
لکھنے کی بس مدد سے تری آرزو کروں

مالک کی جب نگاہِ کرم ساتھ ہو گئی
پھر تو تجلّیات کی برسات ہو گئی
سجدے میں روح ایسی گری، فضل ہو گیا
یوں مہدیٔ زماں سے ملاقات ہو گئی

ملتے ہی عرض کر دیا شاہِ زمان سے
انعام کیا ملے ہیں خدائے جہان سے
جو بھی فضیلتیں ملیں خالق سے آپ کو
وہ سب سنائیں اپنی مبارک زبان سے

گویا ہوئے کہ میں تو محبّت کا طُور ہوں
میں فکرِ مصطفیٰ کا زمیں پر ظہور ہوں
مجھ کو مٹانے والے بھلا دیں نہ یہ کہیں
پھونکوں سے بجھ نہ پاؤں گا، اللہ کا نور ہوں

ہے پیرہن عطا ہوا مجھ کو وقار کا
اور ہاں دعا ہے نام مری ذوالفقار کا
وارث ہوں انبیاء کا ذرا غور تو کرو
سر پر ہے تاج نصرتِ پروردگار کا

جاؤں جہاں، خدا کی رضائیں بھی چل پڑیں
خلدِ بریں کی ساتھ ہوائیں بھی چل پڑیں
مُردوں کو زندگی عطا کرنے کے واسطے
واللہ! ساتھ ساتھ شفائیں بھی چل پڑیں

کنیز بتول نجمہ

حلف نامہ برائے امراء، صدران و دیگر عہدیداران

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام عہدیداران جو ابھی منتخب ہوئے ہیں ان کے لئے ایک حلف نامہ ہے۔ یہ امیر صاحب پڑھیں گے اور باقی تمام عہدیداران امیر صاحب کے پیچھے پڑھیں گے اور اس کے بعد تمام عہدیداران اس حلف نامہ پر دستخط کریں گے۔

اس کے بعد امیر صاحب امریکہ نے درج ذیل حلف نامہ پڑھا اور اس کے پیچھے تمام عہدیداران نے اس حلف نامہ کے الفاظ دہرائے۔

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر یقین کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہوں کہ نظام جماعت کی طرف سے جو کام میرے سپرد ہوا ہے اس کو پوری محنت اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے کی کوشش کروں گا۔ میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کروں گا اور نظام جماعت کا ہمیشہ وفادار رہوں گا۔ میں نظام خلافت کے استحکام اور حفاظت کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ میں ہر فرد جماعت کے ساتھ عاجزی اور ہمدردی کے ساتھ پیش آؤں گا۔ ان کا سچا خیرخواہ بنوں گا۔ نیز ذاتی تعلقات یا اختلافات سے بالا ہو کر ہمیشہ انصاف کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کروں گا۔سلسلہ احمدیہ کے اموال کی حفاظت کرنا میری ذمہ داری ہوگی۔سلسلہ کا پیسہ پوری احتیاط اور ذمہ داری سے خرچ ہوگا۔ عاملہ کے اجلاسات کی کاروائی اور افراد جماعت کے ذاتی معاملات کو ہمیشہ راز داری سے بطور امانت محفوظ رکھوں گا۔ میں اپنے سے بالا عہدیداران کے احکام کی پوری انشراح کے ساتھ اطاعت کروں گا اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ محبت اور اخوت کے ساتھ پیش آؤں گا۔ میں خلیفۃ المسیح کا ہمیشہ سچا وفادار رہوں گا اور سچے دل سے آپ کی کامل اطاعت کروں گا ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء از عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر قسط 20 حصہ دوم)

اللہ کی دی ہوئی سوچ کے آئینہ میں قلم، کاغذ اور فون کا استعمال

خاکسار کو روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں قارئین الفضل کی طرف سے میسجز اور فون آتے ہیں۔ یوں مختلف فونز کے ڈی پیز اور پروفائلز میں بہت عمدہ نصیحت وسبق آموز اقوال اور فقرے لکھے دکھلائی دیتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر جہاں ان میں بیان مضمون سے حظ ملتا ہے وہاں ڈی پیز اور پروفائلز پر انہیں چسپاں کرنے والوں کے ذوق کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کئی بار ان میں سے بعض اقوال کو خاکسار اپنے اداریوں کا عنوان بھی بنا چکا ہے۔ چونکہ ڈی پیز، پروفائلز اور اسٹیٹس پر لگے فقرے اور اقوال زریں چسپاں کرنے والے کی نیت کی عکاسی کر رہے ہوتے ہیں اور انہیں ان کی ضمیر کی آواز بھی کہا جا سکتا ہے۔ جیسے:

- مَاأَنکَرَقَلبُكَ فَدَعہُ
- Waqf is complete obedience,despite opinion
- اپنے اللہ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا
- خدا داری چہ غم داری
- ہم زمین زاد نہ ہوتے تو ستارے ہوتے
- میں بُرا سہی مجھے بخش دے مولیٰ
- یَالَیتَنِی کُنتُ تُرَاباً
- میں تجھ سے نہ مانگوں گا تو نہ مانگوں گا کسی سے
- اُفَوِّضُ اَمرِیٓ اِلَی اللّٰہ
- خود میرے کام کرنا یا رب نہ آزمانا
- اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ
- وفا میری سرشت کا حصہ ہے
- Never underestimate the power of dua
- اللّٰھم انك عفوتحب العفوفاعف عنی

یہ چند بطور نمونہ کے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ ورنہ تو ان کی تعداد ہزاروں میں ہوسکتی ہے۔ اپنے پیارے قارئین سے درخواست یہ کرنی ہے کہ دوست احباب و خواتین اپنے ڈی پیز، پروفائلز اور اسٹیٹس پر لگے ان قیمتی اقوال و نصائح پر الفضل کے لئے مختصر مضامین، آرٹیکلز یا نوٹس لکھ کر بھجوائیں۔ اگر آپ کو کسی عزیز، دوست کے ڈی پی، پروفائل پر لکھی عبارت بھی پسند ہے تو آپ اس پر بھی قلم آزمائی کر سکتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ آپ کی تحریر خالصتاً تربیتی، تبلیغی یا علمی ہونی چاہیے جس میں دوسروں کے لئے سبق ہو۔ ان کا فائدہ یہ ہوگا:

1. الفضل کے لیے عناوین کی ایک فہرست تیار ہو جائے گی۔ جو قلمکار عناوین کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کو یہ فہرست بھجوا کر مضمون لکھنے کی درخواست بھی کی جا سکے گی۔ گو اس سے قبل ادارہ الفضل نے 335 عناوین کی ایک فہرست شائع کر رکھی ہے۔
2. دوسرا بڑا فائدہ اس کا یہ ہوگا کہ ہمارے قارئین خلفاء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کی قلمی معاونت کرنے والے بن جائیں گے اور سلطان القلم کے معاون بن کر دعوت الی اللہ بھی کر سکیں گے۔
3. تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ بعض ایسے عناوین پر بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں مواد اکٹھا ہو جائے گا۔ جن پر ابھی تک مواد موجود نہیں۔
4. آپ جماعت کے قلمکاروں کی فہرست میں آ کھڑے ہوں گے۔ ادارہ الفضل نے قسطوں میں شائع ہونے والے مضامین کو جو کتابی شکل دینی شروع کی ہے اور اب تک 16 کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان میں سے تین دوستوں نے لکھا کہ ''ادارہ الفضل کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں صاحب تصنیف بنا دیا۔'' یوں آپ قلمکار یا صاحب قلم بن جائیں گے۔
5. اس عنوان کے تحت لکھے جانے والے مضامین کو الگ سے ایک کتابی شکل میں بطور گلدستہ قارئین الفضل کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔

شعراء کرام

ہمارے شعراء بھی اپنے شعروشاعری کے مزاج کے مطابق بہت اچھے اشعار اور اقوال چسپاں کرتے ہیں۔ ایک شاعر جناب اطہر حفیظ فراز کے قول ''اور جذبوں کو جگائیں شاعران سلسلہ'' کے مطابق شعراء سے بھی اس حوالہ سے کلام لکھنے اور کہنے کی درخواست ہے۔

کان اللہ معکم وایدکم

نوٹ: آپ اپنا مضمون یا نظم اس میل پر بھجوائیں: info@alfazlonline.org

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن)

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

علیك الصلوۃ علیك السلام

قسط 44

حضرت آمنہ کو خواب میں بتایا گیا کہ اُن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام محمد (ﷺ) رکھنا۔ نیز انہوں نے یہ بھی خواب دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک چمکتا ہوا نور نکلا ہے اور دُور دراز ملکوں میں پھیل گیا ہے۔ جب بیٹا پیدا ہوا تو اس کے دادا عبد المطلب کو بتایا کہ مَیں نے خواب میں بچے کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھا تھا عبد المطلب اس پیارے بچے کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر بیت اللہ میں لے گئے اور وہاں جا کر خدا کا شُکر ادا کیا اور بچے کے نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اعلان کیا۔ جس کے معنے ہیں بہت قابلِ تعریف، بے حد تعریف والا، حمد کیا گیا، بہت تعریف کیا گیا، نہایت سراہا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو تعریف کے قابل بنانے کے لئے اس کے قلب کو مطہر بنایا۔ بہت بچپن میں ایک دفعہ جب کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بچوں کے ساتھ مل کر کھیل رہے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زمین پر لٹا کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سینہ چاک کر دیا اور پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سینہ کے اندر سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دل نکالا اور اس میں سے کوئی چیز نکال کر باہر پھینک دی اور ساتھ ہی کہا کہ یہ کمزوریوں کی آلائش تھی جو اَب تم سے جدا کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد جبرائیل نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل کو مصفّٰی پانی سے دھویا اور سینہ میں واپس رکھ کر اُسے پھر جوڑ دیا۔ صحیح مسلم میں بیان کردہ اس کشف سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ پاکیزہ، مطہر، مقدس اور مقرب تھے۔ نوعمری میں صادق اور امین مشہور ہونا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نگاہوں میں حسنِ اخلاق کی وجہ سے عزت پانا بھی ظاہر کرتا ہے کہ لوگ آپ ﷺ کی تعریف کرنے پر مجبور تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محمد ﷺ کے لئے کائنات تخلیق فرمائی تھی اس کو خیر البشر اور خیر الانبیاء بنایا تھا اور اس کا نام کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ جوڑا تھا۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ سے محبت ہے تو محمد ﷺ کی اطاعت کرو اللہ محمد ﷺ کی اطاعت کرنے والوں سے محبت کرے گا۔ اس وجہِ تخلیق کائنات کی عظمت کا سبب یہ بتایا کہ اس کا اسوہ سب سے زیادہ حسین ہے اس لئے قابل تعریف ہے۔ ساری دنیا میں سب لوگوں سے جو ماضی میں تھے حال میں ہیں اور مستقبل میں ہوں گے سب سے زیادہ تعریف کے قابل ہے سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت اللہ کے اس محبوب محمد ﷺ کی ہے۔ آپ ﷺ مظہر انوار ساوی ہیں۔ آپ ﷺ میں خدا تعالیٰ منعکس ہے صرف اپنے ہی نہیں غیر بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خُلقِ محمدی سے محبت ہوجاتی ہے اور بے ساختہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف لبوں پر مہک جاتی ہے۔

پیار ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اِجارہ تو نہیں

(کنور مہندر سنگھ بیدی سحر)

ماہر فلکیات اور مورخ ڈاکٹر مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی کتاب تاریخ کی سو متاثر کن شخصیات میں جو 1978ء میں شائع ہوئی۔ ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ کو سر فہرست رکھا ہے۔ آج ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ننانوے صفاتی ناموں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام کا ذکر کریں گے۔ اس نام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور سیرت کے کئی حسین پہلو سامنے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ بابرکت نام چار دفعہ آتا ہے:

نمبر 1: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۠ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیۡئًا ؕ وَسَیَجۡزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾

(آل عمران:145)

اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

محمد مصطفیٰ ﷺ تمام صفات حسنہ کے مالک اور تمام خوبیوں سے مرصّع رسول ہیں۔ لیکن آپ ﷺ ایک انسان ہیں۔ اور یہ اعلیٰ ترین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں میں بہترین ہو کے پایا ہے۔ بشریت کے تقاضوں سے مبرا نہیں تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی کا درجہ دینا زیادتی اور شرک ہے۔ جس طرح باقی رسول وفات پا گئے بالکل اسی طرح رسول اکرم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ کسی کو استثناء حاصل نہیں خواہ وہ افضل الرسل ہو۔ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں۔

نمبر 2: مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۴۱﴾

(الاحزاب:41)

محمد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

رسول خدا ﷺ اگرچہ بہترین خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن قرآن پاک فرماتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبی تعلق یا کسی نسلی فضیلت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت کا ایک انقلابی نشان دیا جاتا ہے جو دائمی شان کا حامل ہے جس کی کوئی نظیر نہیں کوئی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تمام نبوتوں اور رسالتوں کی تصدیق کے لئے مہر کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں جو آپ کی تصدیق کے بغیر مانا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی، اتباع، اطاعت اور محبت کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے بغیر الٰہی مکالمہ مخاطبہ کی کثرت کا فیض حاصل کر سکے۔

نمبر 3: وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ﴿۳﴾

(محمد:3)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ کلام جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا اور اُن کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔

’’اب دیکھو کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ اُن کے گناہ بخشتا ہے اور اُن کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بد بخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 133)

نمبر 4: مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانًا

(الفتح:30)

محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔

’’محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا۔ وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورہ الفتح صفحہ 234)

نیز آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن، اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی ﷺ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔

(کشتی نوح صفحہ 13)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

’’کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اہل وعیال، اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔‘‘

(صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ نے اپنی بنیادی صفات میں سے پہلی دو یعنی الرحمٰن اور الرحیم میں بھی صفت محمد وصفت احمد کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام فرماتے ہیں:

اہل عرفان کے نزدیک اس صفت رحمانیت کی حقیقت یہ ہے کہ ہر ذی روح کو انسان ہو یا غیر انسان بغیر کسی سابقہ عمل کے محض احسان کے طور پر فیض پہنچایا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں اور نہ کسی اختلاف کی گنجائش ہے کہ اس قسم کا خالص احسان جو مخلوق میں سے کسی کام کرنے والے کے کسی کام کا صلہ نہ ہو مومنوں کے دلوں کو ثنا، مدح اور حمد کی طرف کھینچتا ہے۔ لہٰذا وہ خلوص قلب اور صحت نیت سے اپنے محسن کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اس طرح بغیر کسی وہم کے جو شک و شبہ میں ڈالے خدائے رحمان یقیناً قابل تعریف بن جاتا ہے… پھر جب اتمام نعمت کے باعث حمد اپنے کمال کو پہنچ جائے تو وہ کامل محبت کی جاذب بن جاتی ہے اور ایسا محسن اپنے محبوں کی نظر میں بہت قابل تعریف اور محبوب بن جاتا ہے اور یہ صفت رحمانیت کا نتیجہ ہے۔ پس آپ عقلمندوں کی طرح ان باتوں پر غور کیجئے۔ اب اس بیان سے ہر صاحب عرفان پر واضح ہو گیا ہے کہ الرحمان بہت حمد کیا گیا ہے اور (کامل) حمد کیا گیا الرحمان ہے۔ بلا شبہ ان دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے اور اس سچائی سے ناواقف ہی اس کا انکار کرنے والا ہے۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 104)

حضرت اقدس علیہ السلام الٰہی نور سے دیکھتے ہوئے کیسی خوبصورتی سے آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو بیان فرماتے ہیں:

''ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 115)

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دوسرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پر کہتا ہوں
کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدادانی

جمالِ محمدی کا دوبارہ ظہور

اللہ کے حکم کے ساتھ اس زمانہ میں جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ دوبارہ جمال محمدی کا ظہور ہوا۔ آپ علیہ السلام کو الہام ہوا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔ اس وحیٔ الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوتِ محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو… غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کی رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 208)

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں دیوانہ ہو چکا ہوں اگر اس عشق کی دیوانگی کا نام کوئی کفر رکھتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں (کیونکہ آپ ﷺ سے میں شدید محبت رکھتا ہوں)۔

(بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ 176)

ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا

''میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم

یعنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا واخرین من الاُمّۃ بلکہ یہ فرمایا واخرین منھم اور ہر ایک جانتا ہے کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت ﷺ کا بروز ہے اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس 26 برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز قرار دیا ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502)

بعض وقت بعض گزشتہ صلحاء کی کوئی ہم شکل روح جو نہایت اتحاد اُن سے رکھتی ہے۔ دنیا میں آ جاتی ہے اور اس روح کو اُس روح سے صرف مناسبت ہی نہیں ہوتی بلکہ اُس سے مستفیض بھی ہوتی ہے اور اس کا دنیا میں آنا بعینہٖ اُس روح کا دنیا میں آنا شمار کیا جاتا ہے اِس کو متصوفین کی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 182)

درِ رہ عشق محمدؐ ایں سروجانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق کی راہ میں میرا سر اور جان قربان ہو جائیں۔ یہی میری تمنا ہے اور یہی میری دعا ہے اور یہی میرا دلی ارادہ ہے۔

(توضیح مرام صفحہ 11)

دعا کا تحفہ

سجدۂ تلاوت کی دُعائیں

قرآن شریف کی جن آیات میں سجدہ آتا ہے اُن کی تلاوت کے وقت یہ سجدہ کرنا چاہیئے اس کے لئے وضو کرنا یا قبلہ رُو ہونا ضروری نہیں۔ سجدہ میں تسبیحات مسنونہ کے علاوہ اِن دُعاؤں کا تکرار سے پڑھنا احادیث سے ثابت ہے۔

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: میرا چہرہ سجدہ ریز ہے اُس ذات کے سامنے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی خاص قدرت وطاقت سے اسے سننے اور دیکھنے کی قوت عطا کی۔

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے (اس سجدہ کے ذریعہ) اپنے پاس اجر لکھ لے اور مجھ سے اِس کے ذریعہ بوجھ اُتار دے اور میرے لئے اپنے پاس (ثواب کا) ذخیرہ کر اور مجھ سے یہ سجدہ قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داوٗدؑ سے قبول کیا۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 87)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

نمبر 39

سوال: انڈیا سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ انہیں Feminist خیال آتے ہیں جو اسلام کی تعلیم سے متضاد ہیں۔ نیز انہوں نے پوچھا ہے کہ عورت نکاح میں اپنا مہر خود کیوں مقرر نہیں کرسکتی۔ اس کی خاموشی اس کی رضامندی کیوں سمجھی جاتی ہے۔ عورت میں شرم اور خاموشی اتنی پسند کیوں کی جاتی ہے، جبکہ ہم ایک ایسے معاشرہ میں رہتے ہیں جہاں عورتوں کے حقوق کی بات ہوتی ہے۔ نیز نکاح کے وقت اگر عورت خود موجود ہی نہیں تو اس کی مرضی کے بارہ میں اس کا ولی غلط بیانی بھی تو کرسکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 18/ جون 2021ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایات عطاء فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: کسی چیز کے بارہ میں خیالات کا آنا یا کسی چیز کے بارہ میں اعتراض پیدا ہونا عموماً عدم علم یا اس چیز کے بارہ میں پوری طرح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اعتراض کرنے والا انسان بعض اوقات صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرکے اعتراض کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس چیز کے بارہ میں پوری طرح تحقیق کرلیا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۫ فَعِنۡدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیۡرَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ کُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا

(النساء:95)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کرلیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔ اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کرلیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَہَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ

(الحجرات:7)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کرلیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔

پس اسلام نے اپنے متبعین کو اپنے اور پرائے ہر ایک کے معاملہ میں پوری طرح چھان بین کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور یقین کے مقابلہ پر صرف گمان کرنے کو پسند نہیں فرمایا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡـًٔا (یونس:37) یقیناً ظن حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دیتا۔

اس کے ساتھ قرآن کریم نے متعدد جگہوں پر اس مضمون کو بھی مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے منکرین کی مذہب کے معاملات میں کبھی کسی یقین پر بنیاد نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف ظنی اور خیالی باتیں کرتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے مومنوں کو ظن سے بچنے کی تلقین فرمائی اور بعض قسم کے ظن کو گناہ بھی قرار دیا۔ جیسا کہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ (الحجرات:13) کہ اے مومنو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو ایسے خیالات آتے ہیں جو اسلام کی تعلیم سے متضاد ہیں۔ نیز آپ نے لکھا ہے کہ آپ اسلام کے احکامات کے بارہ میں ریسرچ کر رہی ہیں۔ ریسرچ کرنا بہت اچھی عادت ہے لیکن اس ضمن میں یہ بات مدنظر رکھنی بھی ضروری ہے کہ آپ کی ریسرچ کی بنیاد کن چیزوں پر ہے۔ قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور احادیث کو سمجھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو حکم و عدل بنا کر دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے اس کا یہی مقصد ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم جو زمین سے اٹھ کر ثریا پر جا چکی تھی، اسے آپ نے واپس لاکر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس لئے اپنی ریسرچ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کو مقدم رکھیں اور بار بار ان کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد خلفائے احمدیت کی کتب جن کی بنیاد بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی عطاء فرمودہ علم الکلام پر ہے ان کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ آپ کے تمام شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔

باقی جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے تو یہ بھی غلط فہمی اور اسلام کی تعلیمات سے پوری طرح واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی رو سے لڑکی کے نکاح کیلئے لڑکی کی رضامندی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور کوئی نکاح اس کی مرضی کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کہنا کہ اس کی خاموشی کو اس کی رضامندی سمجھا جاتا ہے، یہ بھی غلط بات ہے۔ نکاح کیلئے لڑکی سے نہ صرف اس کی باقاعدہ مرضی پوچھی جاتی ہے بلکہ نکاح فارم پر لڑکی کے دستخط ہوتے ہیں اور اس کے دستخطوں کے ساتھ دو گواہوں کی اس بات پر گواہی ہونی ضروری ہے کہ اس لڑکی نے ان دو گواہوں کے سامنے اپنی مرضی سے اس نکاح فارم پر دستخط کئے ہیں۔ خاموشی کو رضامندی سمجھنا یہ اسلام کی تعلیم نہیں ہے، بلکہ علاقائی اور روایتی رسم و رواج ہیں۔

ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ اسلام نے لڑکی کے نکاح کیلئے لڑکی کی مرضی کے علاوہ اس کے ولی جو اس کا بہت ہی قریبی رشتہ دار یعنی اس کا باپ یا بھائی وغیرہ ہوتا ہے، کی مرضی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اس حکم میں ایک بہت بڑی حکمت یہ ہے کہ چونکہ لڑکی بیاہ کر ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں جارہی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے نکاح میں اس کے ساتھ ولی کی شرط کو رکھ کر دوسرے خاندان پر واضح کیا گیا ہے کہ عورت جسے معاشرہ میں عموماً مردوں کی نسبت کمزور سمجھا جاتا ہے، اگر اس پر کسی قسم کا ظلم ہوا تو اس کے اپنے خاندان کے لوگ اس کے ساتھ ہیں جو تم لوگوں سے اس بارہ میں باز پرس کرسکتے ہیں۔

لیکن ولی کی اس شرط میں بھی عورت کی مرضی کو اس طرح مقدم رکھا گیا کہ اگرچہ ولی عورت کا کوئی بہت قریبی رشتہ دار ہی ہوتا ہے جس کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اس عورت کی یقیناً بھلائی ہی پیش نظر رکھے گا، اس کے باوجود اگر کسی لڑکی کو شکایت پیدا ہو کہ اس کا یہ ولی اس کی مرضی کے خلاف اس کا رشتہ کرنا چاہتا ہے تو آنحضور ﷺ کی سنت کے عین مطابق خلیفۃ المسیح روحانی باپ ہونے کی حیثیت سے اس عورت کے اس جسمانی ولی کی ولایت کو منسوخ کرکے اپنی نمائندگی میں اس عورت کا وکیل مقرر کرکے اس عورت کی مرضی کے مطابق اس کا نکاح کروانے کا حق رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اسی پر عمل ہوتا ہے اور متعدد احمدی بچیوں نے خلیفۃ المسیح کے توسط سے اپنے اس حق کو حاصل کیا ہے۔

ایجاب و قبول کی مجلس چونکہ مردوں کی مجلس ہوتی ہے اور اسلام نے بہت سی حکمتوں کے پیش نظر غیر محرم مردوں اور عورتوں کے برملا ملنے جلنے کو پسند نہیں کیا۔ لہٰذا اسلام نے عورت کے وقار اور عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے خود عورت کی بجائے اس کے ولی کو اس میں ایجاب و قبول کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لیکن اس سے پہلے نکاح کے تمام تر معاملات طے کرنے میں عورت کی مرضی اور رضامندی کو پوری طرح مقدم رکھا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں حضور ﷺ نے جب ایک صحابی کو رشتہ

طے کرنے سے پہلے لڑکی کو ایک نظر دیکھنے کا ارشاد فرمایا، اور لڑکی کے باپ نے اپنی لڑکی غیر مرد کو دکھانے سے انکار کیا تو لڑکی حضور ﷺ کا ارشاد سن کر دروازہ سے باہر آ گئی اور اس نے اس صحابی سے کہا کہ اگر حضور ﷺ کا ارشاد ہے تو تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح بَاب النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا)

پس اسلام نے دیگر احکامات کی طرح نکاح اور شادی کے معاملات میں بھی جائز حدود میں رہتے ہوئے عورت کو پورا پورا اختیار دیا ہے۔ ہاں مذہب بعض امور میں جہاں عورتوں پر کچھ پابندیاں لگاتا ہے وہاں اس نے مردوں پر بھی کچھ پابندیاں لگائی ہیں۔ لیکن چونکہ شیطان ہر دور اور ہر زمانہ میں انسان کو بہکانے کیلئے طرح طرح کے راستے تلاش کرتا رہتا ہے اور یہ زمانہ جس میں دجالی قوتیں جو شیطان ہی کی نمائندہ ہیں پوری شدت کے ساتھ لوگوں کو خدا تعالیٰ کے راستہ سے بھٹکانے کیلئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں، وہ مختلف طریقوں سے لوگوں اور خصوصاً نوجوان نسل کے ذہنوں میں طرح طرح کے شبہات پیدا کر کے انہیں مذہب سے متنفر کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

لہٰذا ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس معاشرہ میں رہتے ہوئے معاشرہ کی برائیوں سے جہاں خود کو بچائے وہاں اسلامی اقدار کا بہترین نمونہ باقی لوگوں کے سامنے پیش کر کے انہیں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائے اور معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کو رائج کرنے کی بھرپور کوشش کرے، نہ یہ کہ اندھا دھند ان معاشرتی برائیوں کا اسیر ہو کر اسلامی تعلیمات کو بھلا دے۔ پس اب آپ نے خود یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکموں کو مانتے ہوئے مذہب کے راستہ پر چل کر جو بہرحال کچھ مشکلات والا راستہ ہے، اپنی دنیا اور آخرت کو حسین بنانا ہے یا شیطان اور ان دجالی قوتوں کی ملمع شدہ باتوں اور ان کے بظاہر چکاچوند کر دینے والے پُرکشش راستوں پر چل کر اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ کرنے کے سامان کرنے ہیں۔

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اپنے خاوند کی بعض جسمانی امراض اور اس کے بیوی کے ساتھ سلوک کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ خاوند کا کہنا ہے کہ بیوی خاوند کو اس کی خالہ کی بیٹی سے بات نہیں کرنے دیتی۔ اسلام اس بارہ میں کیا کہتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22/ جولائی 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ کے خط سے یہ بات تو واضح ہوتی ہے کہ آپ کے خاوند ڈپریشن کی بیماری کا شکار ہیں۔ اور جب ڈپریشن کے مریض پر اس مرض کا حملہ ہوتا ہے تو وہ ایسی حرکات کرتا ہے، جس کا آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے۔ جس کا علاج دوا اور دعا ہے۔

علاوہ ازیں آپ کے خط سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ آپ کو اپنے خاوند کے خلاف صرف اس وجہ سے کہ وہ اپنی خالہ کی بیٹی کے ساتھ باتیں کرتے ہیں، شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ پس اس مرض کی موجودگی میں جب آپ مریض کے خلاف شکوک کا بھی اظہار کریں گی تو لازماً مریض کی طبیعت اور بھی بگڑے گی۔

دو کزنز کے آپس میں باتیں کرنے میں تو شرعاً کوئی حرج کی بات نہیں۔ لیکن اگر وہ علیحدگی میں اٹھتے بیٹھتے ہیں اور الگ ملتے ہیں تو یہ غیر شرعی طریق ہے، جس کی اسلام میں ہرگز اجازت نہیں ہے۔

سوال: محترم سیکرٹری صاحب امور عامہ جرمنی نے ایک احمدی کے ایک غیر از جماعت خاتون کے ساتھ اپنا نکاح خود پڑھنے اور بعد ازاں اس عورت کو طلاق دینے اور پھر اس عورت کے بیعت کرنے کے معاملات تحریر کر کے اس نکاح کی شرعی حیثیت کی بابت محترم مفتی صاحب سے مسئلہ دریافت کیا۔ یہ معاملہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش ہونے پر حضور انور نے محترم امیر صاحب جرمنی کو اپنے مکتوب مؤرخہ 25/ جولائی 2022ء میں درج ذیل اصولی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اس شخص نے یہ نکاح اگر لڑکی اور اس کی ولی کی رضامندی کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں پڑھا ہے، اور جماعتی نظام کے تحت اس نکاح کیلئے انہوں نے فارم بھی پُر کر کے اس نکاح کو رجسٹر کروایا ہے اور جس جماعت میں یہ صاحب مقیم ہیں، اس حلقہ میں ان کے نکاح کا لوگوں کو علم ہوا ہے تو پھر یہ نکاح جائز اور درست ہے۔ لیکن اگر اس نکاح میں مذکورہ بالا امور کا خیال نہیں رکھا گیا اور چھپ چھپا کر نکاح پڑھ لیا گیا ہے اور نکاح کے بعد بھی اس کی اس طرح تشہیر نہیں ہوئی کہ فریقین کے حلقہ احباب کو اس کا علم ہوا ہو تو یہ خفیہ نکاح کے زمرہ میں آئے گا۔ لہٰذا اس بارہ میں ان صاحب کو جو تعزیری سزا ہوئی ہے وہ بالکل درست ہے۔

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نماز تسبیح پڑھنے کے طریق کے بارہ میں دریافت کیا ہے کہ اس نماز میں پڑھی جانے والی تسبیحات چار رکعات میں تین سو کی تعداد میں کس طرح مکمل ہو سکتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 25/ جولائی 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

جواب: نماز تسبیح کے بارہ میں مروی احادیث سے یہ بات قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے خود اس نماز کو کبھی ادا نہیں کیا اور نہ ہی خلفائے راشدین سے اس نماز کے پڑھنے کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ اسی طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مبعوث ہونے والے حضور ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اس نماز کے پڑھنے کی کوئی روایت ہمیں نہیں ملتی۔

البتہ بعض احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے کچھ صحابہ کو یہ نماز سکھائی اور اس کے پڑھنے کی انہیں تلقین فرمائی۔ اسی لئے علمائے سلف میں نماز تسبیح کے متعلق مروی احادیث کے بارہ میں دونوں قسم کی آراء موجود ہیں، کچھ نے ان احادیث کو قابل قبول قرار دیا ہے اور کچھ نے ان احادیث کی اسناد پر جرح کرتے ہوئے انہیں موضوع قرار دیا ہے۔ اسی طرح ائمہ اربعہ میں بھی اس بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اس نماز کو مستحب کا درجہ بھی نہیں دیتے جبکہ دیگر فقہاء اسے مستحب قرار دیتے ہیں اور اس کی فضیلت کے بھی قائل ہیں۔

میرے نزدیک اس نماز کا پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر کوئی شخص اپنے طور پر یہ نماز پڑھے تو پھر ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھنا چاہئے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بیان فرمایا ہے کہ ایک شخص ایسے وقت میں نماز ادا کر رہا تھا جس وقت میں نماز جائز نہیں۔ اس کی شکایت حضرت علیؓ کے پاس ہوئی تو آپ نے اسے جواب دیا کہ میں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا۔ أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى (العلق:8) یعنی تو نے دیکھا اس کو جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے۔

(البدر نمبر 15، جلد 2، مؤرخہ یکم مئی 1903ء صفحہ 114)

(مصنف عبدالرزاق کتاب صلاۃ العیدین باب الصلاۃ قبل خروج الامام وبعد الجزء 3 حدیث نمبر 5626)

پس اگر کوئی یہ نماز اکیلا پڑھنا چاہے تو ہم اسے روکتے نہیں ہیں۔ لیکن اس نماز کو باجماعت ادا کرنا بدعت ہے اور منع ہے۔

جہاں تک اس نماز کے پڑھنے کا طریق ہے تو سنن ابی داؤد میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ آپ چار رکعات نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کی قرأت سے فارغ ہو کر 15 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھیں۔ پھر رکوع میں 10 مرتبہ۔ پھر رکوع سے اٹھ کر 10 مرتبہ۔ پھر سجدہ میں 10 مرتبہ۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیانی قعدہ میں 10 مرتبہ۔ پھر دوسرے سجدہ میں 10 مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر 10 مرتبہ یہ تسبیحات پڑھیں۔ اس طرح ہر رکعت میں 75 مرتبہ یہ تسبیحات ہوں گی۔ اور اگر آپ طاقت رکھتے ہوں تو روزانہ ایک مرتبہ یا ہر جمعہ کو ایک مرتبہ یا ہر مہینہ میں ایک مرتبہ یا ہر سال میں ایک مرتبہ یا اپنی پوری عمر میں ایک مرتبہ یہ نماز پڑھیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب صلاۃ التسبیح)

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سرکاری اور غیر سرکاری بینکوں سے ملنے والے منافع کی بابت دریافت کیا کہ کیا یہ سود کے زمرہ میں آتا ہے یا نہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 23/ اگست 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

جواب: بینک یا کسی مالیاتی ادارہ میں اس شرط کے ساتھ رقم جمع کروانا کہ مجھے اس پر پہلے سے طے شدہ معین شرح کے ساتھ صرف منافع ملے۔ یہ صورت ناجائز ہے، کیونکہ یہ زائد رقم سود کے زمرہ میں آتی ہے۔ لیکن اگر بینک یا مالیاتی ادارہ میں نفع و نقصان میں شراکت کی شرط کے ساتھ رقم جمع کروائی جائے جیسا کہ ہمارے پاکستان میں PLS یعنی Profit and loss sharing اکاؤنٹس ہوتے ہیں، ایسے اکاؤنٹ سے ملنے والی زائد رقم سود میں شامل نہیں اور انسان اسے اپنے ذاتی مصرف میں لا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں حکومتی بینک یا حکومتی مالیاتی ادارے چونکہ اپنے سرمایہ کو ملک بھر کیلئے رفاہی کاموں میں لگاتے ہیں اور ان رفاہی کاموں سے نہ صرف اس بینک یا مالیاتی ادارہ میں رقم جمع کروانے والا فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ اس ملک کے دوسرے عوام و خواص بھی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ ان حکومتی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی سرمایہ کاری سے ملکی معیشت میں ترقی ہوتی اور روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہوتے ہیں جو حکومت کی آمدنی میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ حکومتی بینک یا حکومتی مالیاتی ادارے جب اپنے پاس رقم جمع کروانے والے عوام و خواص کو اپنے منافع میں شریک کرتے ہیں اور اپنے منافع میں سے کچھ معین حصہ اپنے اکاؤنٹ ہولڈرز کو بھی دیتے ہیں تو یہ جائزہ ہے اور یہ زائد ملنے والا منافع سود کے زمرہ میں نہیں آتا اور انسان اسے اپنے ذاتی مصرف میں لا سکتا ہے۔

منور علی شاہد۔ جرمنی

میاں عبد القیوم ناگی مرحوم آف نیلا گنبد لاہور

مکرم میاں عبد القیوم صاحب ناگی کا لاہور نیلا گنبد کی مشہور و معروف فیملی سے تعلق ہے۔ تاریخ احمدیت لاہور کے اندر ''نیلا گنبد'' کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لاتے رہے۔ نیلا گنبد سے بہت سے مخلصین نے جنم لیا تھا جنہوں نے بعد میں خلافت کے ساتھ وفا اور مالی قربانیوں کی تاریخ رقم کی تھی۔ اس میں حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب قابل ذکر ہیں۔ مکرم میاں عبد القیوم صاحب ناگی کے والد بھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے، جن کا نام حضرت میاں عبد المجید تھا اور تاریخ احمدیت لاہور میں ان کا ذکر ملتا ہے۔

ایک بہت بڑی سعادت جو میاں عبد القیوم صاحب کی شخصیت کے ساتھ وابستہ ہے اس کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشہور الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' سے ہے، اس کا ذکر آگے پڑھنے کو ملے گا۔ یہ سعادت آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور میں ملی تھی۔ آپ مکرم فہیم احمد ناگی صاحب (حال مقیم یو کے) کے والد محترم تھے، جن کے ساتھ خاکسار کو لاہور میں لمبا عرصہ ایک ساتھ خدام الاحمدیہ کے دور میں کام کرنے کا موقع ملا۔ مکرم فہیم صاحب سے ملنے جب بھی نیلا گنبد جاتا تو ان کے والد صاحب سے بھی ملاقات ہوتی، بہت محبت سے ملا کرتے تھے۔ وہ بہت سادہ اور خاموش طبع انسان تھے۔

میاں عبد القیوم ناگی صاحب کی پیدائش 19/ نومبر 1926ء کو لاہور نیلا گنبد میں ہوئی تھی۔ آپ کو شروع سے ہی خدمت دین کا بہت شوق تھا، اللہ کے فضل سے خدمت دین کی بہت توفیق ملی اور ہر ذمہ داری کو احسن طریق سے نبھایا اور آپ بھی انہی چاروں مخلصین لاہور میں شامل تھے جن کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اکتوبر 1996ء میں ذکر فرمایا تھا اور اپنی پرانی یادوں کو یاد کیا تھا۔ یہ حضورؒ کی آپ سے شفقت کی ایک جھلک تھی جو خطبہ جمعہ میں نظر آئی تھی۔ لاہور جماعت کے اندر پچاس، ساٹھ کے عشرے میں خدمت دین کے حوالے سے ایک مخلصین دوستوں کی ٹیم مشہور رہی ہے ان میں مکرم میاں عبد القیوم ناگی صاحب کے علاوہ مکرم محمود احمد قریشی صاحب معتبر، مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب آف نیلا گنبد، مکرم محمد صدیق شاکر صاحب بھاٹی گیٹ، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی اور مکرم ٹھیکیدار شریف احمد صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ مکرم شیخ ریاض محمود صاحب قائد شہر وضلع لاہور (حال مقیم کینیڈا) 1965ء کی جنگ کے وقت بھی قائد شہر وضلع تھے۔ یہ مجلس خدام الاحمدیہ کے دنوں کی بات ہے۔ عالمی وبا کرونا کے سبب جب انسان گھروں تک مقید ہو کر رہ گیا تھا تب ٹیلی فون پر مکرم شیخ ریاض صاحب سے پرانے وقتوں کی ایمان افروز اور تاریخی باتیں سننے کو ملیں، کچھ شائع بھی ہو چکی ہیں۔ ذکر ہونے والوں میں ایک نام مکرم میاں عبد القیوم صاحب ناگی کا بھی تھا، ان کے بارے بھی مجھے شیخ صاحب نے بتایا تھا کہ ان دنوں کی بات ہے جب جماعت احمدیہ لاہور عیدین کی نماز کھلے مقام منٹو پارک میں پڑھا کرتی تھی۔ تھوڑے ہی فاصلے پر دیگر مسلمان بھی نماز پڑھتے تھے۔ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ عید کی نماز کے انتظامات منٹو پارک میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مکرم میاں عبد القیوم صاحب ناگی کی نگرانی میں ہوا کرتے تھے۔ ٹینٹ، دریاں وغیرہ میسرز ملتان سنز مال روڈ سے کرایہ پر لئے جاتے تھے اور ان پر بچھائی جانے والی سفید نئی چادروں کا تحفہ مکرم شیخ محمد بشیر سنز اعظم کلاتھ مارکیٹ والے بطور تحفہ دیتے تھے جس کی سپلائی شیخ رحمت علی صاحب کی ڈیوٹی ہوا کرتی تھی۔ مکرم شیخ ریاض صاحب نے بتایا کہ ان دنوں قیوم ناگی صاحب کے پاس ایک پرانی کار ہوتی تھی جس کا نمبر 710 تھا۔ یہ کار مرکزی نمائندوں کے دورہ کے دوران بھی کام آتی تھی۔ ایک بار صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے بھی اس کار میں سفر کیا تھا۔ مکرم ناگی صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعتی پروگراموں کے موقع پر کھانا پکواتے اور نگرانی بھی کیا کرتے تھے۔

اسی طرح مکرم فہیم احمد ناگی صاحب ابن مکرم میاں عبد القیوم ناگی صاحب کے مطابق ''جب دارالذکر لاہور مسجد کی تعمیر کے لئے وقارِ عمل شروع ہوا تو ابا جان ناظم مال تھے (مجلس خدام الاحمدیہ)۔ ان کے ذمہ تھا کہ وہ خدام کے لئے ناشتہ اور دوپہر کا کھانا اپنے گھر سے تیار کرواتے، کیونکہ مالی حالات ایسے نہیں تھے کہ باہر سے پکوایا جاتا، لہٰذا میری والدہ صاحبہ (خورشید بیگم صاحبہ) تیار کرتی تھیں۔ مگر جب وقار عمل کرنے والوں کی تعداد بڑھنے لگی تو پھر بعض اوقات باہر سے پکوایا جاتا تھا۔ لاہور کے سیلاب 1955ء میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی غیر معمولی مساعی کی رپورٹس روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوتی رہیں جو مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب لکھ کر بھیجا کرتے تھے، انہی کی ایک رپورٹ کے مطابق ''اس عارضی کیمپ کے انچارج شریف احمد صاحب اور نائب محمد صدیق شاکر اور میاں عبد القیوم تھے (روزنامہ الفضل ربوہ 9/ نومبر 1955ء صفحہ 8)۔ ایک اور تاریخی واقعہ میں مکرم میاں عبد القیوم ناگی صاحب کو خدمت کی سعادت ملی وہ بھی قابل ذکر ہے۔ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' حضرت مسیح موعود کا ایک مشہور الہام ہے جس کے بارے مکرم عبد السمیع خان صاحب نے اپنے ایک مضمون میں 18/ مارچ 2010ء کو ذکر کیا تھا، اسی کے جواب میں مکرم فہیم احمد ناگی صاحب یو کے کی طرف سے مزید ملنے والی تفصیلات کو مضمون کی شکل میں پھر شائع کیا گیا اس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ سپرد قلم ہے، مضمون ہذا کے مطابق،

جب یہ کپڑا مبارک مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب لے کر لاہور تشریف لائے تو انہوں نے مکرم میاں عبد القیوم صاحب ناگی کو بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یہ ہدایت ہے کہ کپڑے کو انشورنش کروا کر بھجوایا جائے۔ چونکہ میاں قیوم صاحب کے متعلقہ دفتر میں تعلقات تھے لہٰذا یہ تاریخی ذمہ داری انہی کو سونپی گئی تھی متعلقہ شعبہ سے جب انشورنس کے لئے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم پارسل کھول کر دیکھیں گے، پھر انشورنس ہوگی۔ فوری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے رابطہ کیا گیا اور بتایا گیا۔ حضور نے پارسل کھولنے کی اجازت دے دی اور ارشاد فرمایا کہ ڈاکخانہ والوں کو کھول کر دکھا دیا جائے اور تاریخ احمدیت کے اس اہم ورق محفوظ کرنے کے لئے تمام تصاویر مع نیگیٹو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں پیش کئے جائیں، پارسل کو دوبارہ سیل کرنے کے بعد دعا کی جائے، حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ایسا ہی کیا گیا۔

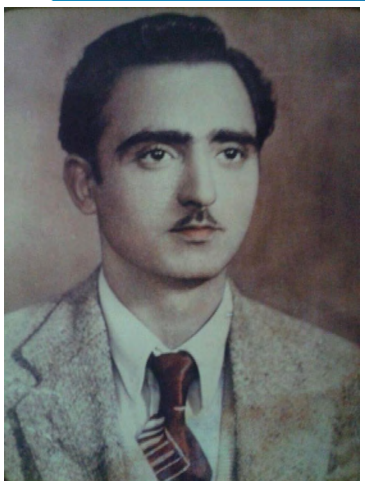

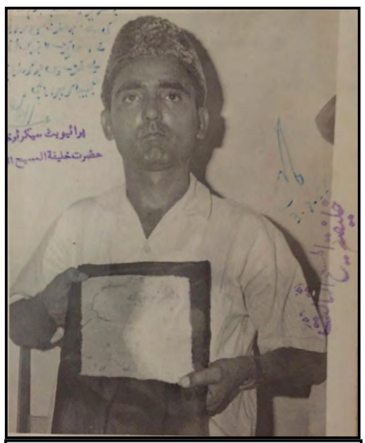

گیمبیا کے گورنر جنرل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کا ٹکڑا دیتے ہوئے جس سے الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' پورا ہوا۔

بقول والد محترم کے، ادارے کے دفتر پارسل میں کپڑا دیکھ کر حیران بہت ہوئے تھے، والد صاحب کی کوششوں سے کپڑے کی انشورنش ہوگئی اور اس کے بعد یہ متبرک کپڑا گھر نیلا گنبد لایا گیا۔ اس کپڑے کو تھیلی کے اندر سی کر تھیلی کو دوبارہ سینا تھا اور اس کی سعادت خاکسار کی والدہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ کو ملی۔ کپڑے کو تھیلی میں بند کرنے کے بعد حسب ہدایت اس کی تصاویر بنائی گئیں۔ حسن اتفاق سے اس وقت مکرم قریشی حمید اسلم صاحب ایڈوکیٹ ہمارے گھر نیلا گنبد تشریف لائے ہوئے تھے، انہوں نے دعا کرائی۔ دعا میں میرے دادا جان مکرم میاں عبد المجید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ میری دادی جان مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ، مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید لاہور جماعت، مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب، مکرم میاں عبد القیوم ناگی صاحب اور خاکسار کی والدہ صاحبہ نے شرکت کی۔ بعد ازاں پارسل پوسٹ کر دیا گیا اور تصاویر مع نیگیٹو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ تصاویر پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تحریر لکھ کر مہر لگائی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے تصدیقی دستخط کئے۔ اباجان (مکرم میاں عبد القیوم ناگی) کی تصویر پر تحریر تھی کہ ''یہ حضرت مسیح موعود کا مبارک کپڑا ہے جو میاں عبد القیوم ناگی نے پکڑا ہوا ہے جو گورنر جنرل گیمبیا کو بھجوایا جا رہا ہے''۔ علاوہ ازیں مبارک کپڑے کو پارسل میں بند کرنے سے قبل اور لفافے کی تصویر پر بھی حضور نے دستخط فرمائے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 17/ مئی 2010ء صفحہ 6) مکرم میاں عبد القیوم ناگی صاحب کی بجالانے والی دیگر خدمات دینیہ میں، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی تصنیف ''مذہب کے نام پر خون'' کے پہلے ایڈیشن کی 1962ء میں اشاعت کی نگرانی جو انارکلی میں واقع ایک پرنٹنگ پریس میں ہوئی تھی۔ آپ لاہور جماعت کی ضیافت اور عید کمیٹی ٹیم کے ممبر بھی تھے۔ میاں عبد القیوم صاحب ناگی کی وفات چار نومبر 1994ء کو ہوئی، اس دن ان کے بیٹے فہیم احمد کی شادی کی دعوت ولیمہ کی تقریب تھی۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں تدفین ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ میاں عبد القیوم ناگی صاحب کے پانچ بھائی اور چھ بہنیں تھیں۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے شامل ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں مکرم مقبول احمد ناصر، مکرمہ امۃ الودود مرحومہ، مکرم منیر احمد ناگی، مکرم فہیم احمد ناگی اور مکرم نوید احمد ناگی۔

رپورٹ: جاوید رحیم۔ مربی سلسلہ

سالانہ نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ سری لنکا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مجلس انصار اللہ سری لنکا کو اپنا سالانہ اجتماع 6-7/ نومبر 2022ء کو Pasyala میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ امسال مرکزی موضوع ’’تبلیغ‘‘ تھا۔

کووِڈ کے وباء کے بعد یہ سری لنکا جماعت میں ایک ذیلی تنظیم کی طرف سے منعقد کیا جانے والا پہلا اجتماع ہے۔

پہلے دن شام کو انصار کو اپنے کھیلوں کے پروگرام منعقد کرنے کا موقع ملا۔ گزشتہ چند دنوں سے شدید بارشیں ہوئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے جس دن انصار نے اپنے کھیلوں کے مقابلے منعقد کیے، موسم صاف تھا اور میدان بھی اچھی حالت میں تھے۔ کھیلوں کے طور پر گیند کو وکٹ پر نشانہ بنانا، پٹ شاٹ، کیٹاپلٹ، باسکٹ بال شوٹنگ اور گول شوٹنگ منعقد ہوا۔ غروب آفتاب کے بعد انصار نے بیڈمنٹن اور والی بال کھیلی حالانکہ ارد گرد

تھوڑا سا اندھیرا تھا۔ مگر پھر بھی انصار یہ گیمز کھیل کر بہت لطف اندوز ہوئے۔

اگلے دن کا پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر اور درس کے بعد ریفریشمنٹس دی گئی۔ ناشتہ بھی پیش کیا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد صبح نو بجے صبح کا اجلاس شروع ہوا۔ انصار کا عہد بھی دہرایا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی کے طور پر نیشنل صدر مکرم ایس نظام خان صاحب کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے سری لنکا کی جماعت کی تاریخ کے بارے میں بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس کی موجودہ حالت میں نوازا ہے۔ صدر انصار اللہ مکرم I.A مشہود احمد صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بتایا کہ وباء کے بعد ہم نے مجلس انصار اللہ سری لنکا کا سالانہ اجتماع یہاں Pasyala مسجد الباسط میں منعقد کیا ہے۔ ہمیں اپنا اجتماع اِس بابرکت جگہ پر منعقد کرتے ہوئے بہت خوشی ہوئی ہے جو Kandy کی مرکزی سڑک پر واقع ہے۔ یہ زمین ہمارے پیارے حضور خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کی رہنمائی میں خریدی گئی۔ گزشتہ روز کھیلوں کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا تھا آج ہم اپنے دوسرے پروگرامز کا انعقاد کر رہے ہیں۔ انصار ہونے کے بعد ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم کمزور ہو گئے ہیں اور ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں تبلیغ اور جماعت کی خدمات

بجالانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

اس کے بعد تعلیمی مقابلہ جات ہوئے جیسا کہ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم۔ کوئز کا مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ ڈاکٹر فیاض احمد صاحب کی طرف سے ایک ہومیوپیتھک Documentary دکھائی گئی۔ جس میں اُنہوں نے صحت مند زندگی گزارنے کے حوالہ پر بات کی۔

ظہر اور عصر کی نماز کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ دوپہر کا کھانا چند خدام کی مدد سے تیار کیا گیا جو کہ تمام حاضرین نے لطف اٹھایا۔

آخری سیشن کے دوران مشنری انچارج مکرم اے بی مشتاق احمد صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے بعض تاریخی واقعات بیان کیے جس سے حاضرین کا ایمان بھی تازہ ہوگیا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کی گئی۔ آخر میں دعا کے ساتھ مغرب اور عشاء کی باجماعت کی ادائیگی کے بعد پروگرام کا اختتام ہوا۔

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ نمائندہ الفضل آن لائن گھانا

حمدیہ محفل جامعۃ المبشرین گھانا

ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ خدا کی حمد و ثناء کا مرہون منت ہے۔ اس ذات باری کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

جامعۃ المبشرین میں طلباء کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف پروگرام تشکیل دئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام سارا سال جاری رہتے ہیں۔ نئے سال کے پروگراموں کا آغاز ’’حمدیہ محفل‘‘ سے کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ اس کے حضور شکر کے جذبات پیش کرنا اور

اس سے نصرت اور مدد کا طلبگار ہونا ہے۔ اس محفل میں اللہ کی حمد و ثناء پر مشتمل اقتباسات و نظمیں پڑھی جاتی ہیں۔

مجلس ارشاد کے تحت مؤرخہ 18/ اکتوبر 2022ء بروز منگل جامعۃ المبشرین غانا میں ’’حمدیہ محفل‘‘ کا انعقاد ہوا۔ اس محفل کے مہمان خصوصی جامعہ کے استاذ مکرم رانا بلال احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تھے۔ تلاوت عزیزم بولاٹیٹو جلیل نے کی جو ٹوگو سے ہیں۔ حدیث عزیزم نالیلَین عبد الرحمان نے پیش کی۔ عزیزم ابن عیسیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا پاکیزہ حمدیہ کلام ’’حمد و ثناء اُسی کو جو ذات جاودانی‘‘ مترنم آواز میں سنایا۔ اس کے بعد بالترتیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے خلفائے کرام کے حمدیہ اقتباسات پیش کیے گئے جو مندرجہ ذیل طلباء نے یکے بعد دیگرے پڑھے:

عزیزم آدم عبدالنافع (غانا)، عزیزم نورالدین عبدالرحمان (گھانا)، عزیزم

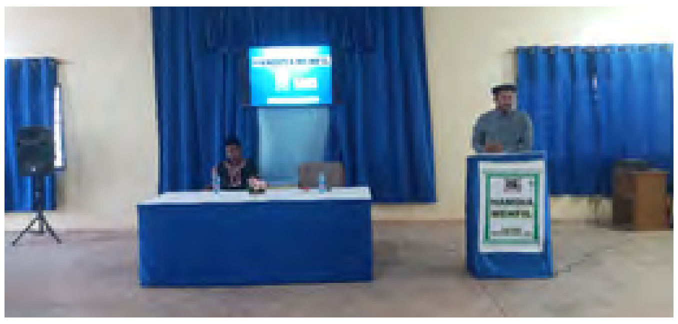

انگبم لطیف (ٹوگو)، عزیزم ابوبکر جالو (گیمبیا)، عزیزم ابراہیم دانی (میڈاگاسکر) اور عزیزم سُلے شہادو (غانا)۔

عزیزم ظفر اللہ خان اور ان کے ساتھیوں نے Twi زبان میں حمدیہ ترانے پیش کئے۔ مکرم رانا بلال احمد قمر صاحب، مہمان خصوصی نے اپنے صدارتی ریمارکس میں بتایا کہ جماعت احمدیہ میں زندہ خدا کا تصور موجود ہے جو ہر آن اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔ آپ نے اس ضمن میں اللہ سے تعلق کے متفرق واقعات سنائے اور اس حوالہ سے طلباء کو نصائح کیں۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ مکرم رضوان کوثر صاحب انچارج مجلس ارشاد اور ان کی ٹیم کو بہت جزاء عطاء فرمائے جنہوں نے اس محفل کا انعقاد کیا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے شکرگزار بندے بنائے۔ آمین

رپورٹ: بشریٰ نذیر آفتاب۔ریجنل صدر پریری، کینیڈا

اکتوبر 2022ء - بطور اسلامی ورثہ کا مہینہ

محض خدا کے فضل و احسان سے امسال بھی یکم اکتوبر 2022ء سے ہی سسکاٹون اور اس کے مضافات میں واقع پبلک اسکولوں Public Libraries اور اوپن ڈورسوسائٹی میں انتظامیہ سے بات کر کے مختلف پوسٹرز اور بینرز کے ذریعے ہر خاص و عام کو اسلامی ورثہ سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں اور اسی طرح سسکاٹون ریجن جو کہ اکتوبر 2022ء سے لجنہ اماء اللہ کے نئے سال کے آغاز کے ساتھ ہی تین مجالس کے اضافہ کے ساتھ پریری ریجن بن گیا ہے۔جس میں سسکاٹون ساؤتھ ویسٹ، ونی پیگ Winnipeg جو کہ کینیڈا کے صوبے منی ٹوبا Manitoba میں واقع ہے اور ریجائنا Regina جو سسکاچوان Saskatchewan صوبے میں واقع ہے۔ان مجالس کی مقامی صدرات، ان کی تبلیغ اور اشاعت کی ٹیموں نے مختلف اسکولوں اور شہر کی لائبریریوں میں بھی اس مہینے کی مناسبت سے اسٹالز، نمائش، Displays اور Exhibitions لگائے۔

پریری ریجن میں ہونے والی مساعی کی رپورٹ اختصار کے ساتھ مع چند تصاویر درج ذیل ہے۔

سسکاٹون: 15 پبلک اسکولز، دو ہائی اسکولز، دو Libraries میں ''اکتوبر اسلامی ورثہ کا مہینہ'' پر، پوسٹرز، بینرز، کتب، فلائرز اور کلچر کے حوالے سے آویزاں کئے گئے۔ان میں مسلم سائنس دانوں کے کار ہائے نمایاں بمع تصاویر پوسٹرز کی صورت میں رکھے گئے تھے۔اسلام کے بنیادی ارکان، قرآن کریم کا نسخہ، بنیادی اسلامی تعلیمات کے پرنٹ نکال کر اسکولوں کے ہالز میں بورڈز پر چسپاں کئے گئے تھے۔دس مڈل اسکولز کے 16 کلاس رومز میں لیکچرز دیئے گئے اور ساتھ ہی ساتھ طلبا اور اساتذہ کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔3001 طلبا و طالبات اور 205 اساتذہ نے ان لیکچرز سے استفادہ کیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

سسکاٹون مسجد بیت الرحمت: سسکاٹون جماعت نے اس سال مسجد میں بھی ''اکتوبر اسلامی ورثہ کا مہینہ'' کے Theme پر اوپن ہاؤس کا اہتمام کیا۔مربی صاحب سسکاٹون نے لجنہ سے بھی اسلامی پردے/حجاب کے حوالے سے لجنہ کی لابی سے متصل جم کے ایک کونے میں اسی مناسبت سے Exhibition لگانے کے لئے کہا۔خاکسار ریجنل صدر پریری نے اس سلسلہ میں نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا امۃ السلام ملک صاحبہ سے راہ نمائی حاصل کی۔بعد ازاں ریجنل تبلیغ کو آرڈینیٹر سعیدہ خانم صاحبہ، تبلیغ اور اشاعت کی ٹیموں کے تعاون سے مختصر عرصے میں بہت ہی

معلوماتی ڈسپلے کا اہتمام 23/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار دوپہر 12 سے شام 4 بجے تک مسجد کے جمنازیم میں کیا گیا۔جو الحمد للہ بہت کامیاب ہوا۔سسکاٹون کے میئر مسٹر چارلی کلارک Charlie Clark بھی مسجد کے جم میں منعقدہ نمائش سے محظوظ ہوئے۔20 غیر مسلم مہمان بہنوں نے بھی ہمارے دعوت نامے قبول کئے اور لجنہ کے ایگزیبیشنز پر آ کر اسلامی پردے کی اہمیت، حجاب و نقاب اور حیادار لباس پر مختلف سوال پوچھے اور ہماری ٹیم سے تسلی بخش جواب پا کر بہت خوش ہوئیں۔ان مہمان بہنوں میں پانچ اساتذہ بھی تھیں اور یہ ہماری مسجد میں چونکہ پہلی دفعہ آئی تھیں۔یہ مسجد کے روحانی ماحول اور جم میں اسلامی ورثہ پر نایاب معلومات، اسلامی حسن تعلیم اور ڈیوٹی پر مامور لجنہ و ناصرات کے اعلیٰ اخلاق سے بہت متاثر ہوئیں۔اگلے روز مجھے اسکول میں بار بار شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ آئندہ بھی ہمیں مسجد میں منعقد ہونے والے تمام پروگرامز میں مدعو کرنا اور یہ کہ ہم آپ کی جماعت کے ڈسپلن اور جماعتی روایات سے بہت کچھ سیکھ کر آئی ہیں۔

ریجائنا: یہ شہر سسکاچوان صوبے کا دارالحکومت ہے۔تقریباً 263,269 کی آبادی کے اس شہر میں رائل سائنس میوزیم، سسکاچوان سائنس سینٹر اور دیدہ زیب لیجسلیٹو بلڈنگ Legislative Building سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے۔اس شہر میں جماعت کی اپنی مسجد ہے۔مسجد محمود کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2016ء میں دورہ کینیڈا کے دوران کیا تھا۔لجنہ اماء اللہ ریجائنا کی سیکرٹری تبلیغ شاہدہ رفعت صاحبہ اور ان کی ٹیم نے ریجائنا کی دو پبلک لائبریریز میں نمائش کا اہتمام کیا۔27/ اکتوبر کو سینٹرل لائبریری ریجائنا میں Exhibition کا انعقاد کیا گیا جس سے 55 لوگ مستفید ہوئے۔

2 سے 6/ نومبر تک جارج بوتھویل لائبریری George Bothwell library میں، اس پانچ روزہ نمائش کو 300 سے زیادہ لوگوں نے دیکھا، تمام پوسٹرز کو پڑھا اور بہت ہی پسند کیا۔اس لائبریری میں کافی دنوں Remembrance Day کے حوالے سے بھی رکھا گیا تھا جس میں ان تمام ہیروز کو خراج تحسین پیش کیا گیا تھا جنھوں نے ہمارے

امن اور آزادی کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے تھے۔مہمانوں میں ریجائنا شہر کے پولیس چیف Chief Even Bray نے اپنی بیوی کے ساتھ شرکت کی۔اور لجنہ کی اس کوشش کو بہت سراہا۔CTV News نے اس سارے پروگرام کو کور کیا۔سوشل میڈیا پر بھی ایک کثیر تعداد میں لوگوں نے اس ایونٹ کو پسند کیا۔

ونی پیگ Winnipeg کی آبادی 833000 پر مشتمل یہ شہر Manitoba میں واقع ہے۔کینیڈین میوزیم فار ہیومن رائٹس، اور لیجسلیٹو بلڈنگ Assiniboine zoo کے علاوہ اور بھی بہت سی جگہیں سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہیں۔اسی طرح سے یہ شہر اپنے آرٹ اور کلچر کی وجہ سے بھی جانا جاتا ہے۔یہاں کی لجنہ کو بھی سالہا سال سے منی ٹوبا یونیورسٹی اور شہر کے اسکولوں میں اکتوبر کے مہینے کی مناسبت سے نمائش لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔پریری ریجن میں ہونے والے ان تمام پروگرامز کو نہ صرف انتظامیہ کی طرف سے خوب سراہا گیا بلکہ اسلام کی پُر امن اور جامع تعلیمات اور اسلامی ورثہ پر بار بار نمائش لگانے کی درخواست بھی کی گئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام داعیات کی کوششوں اور کاوشوں میں برکت ڈالے اور ان پروگرامز کے دُور رس نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

اخلاق کامل

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ تو خلق عظیم پر ہے۔اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجے کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا: وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب 45 میں آنحضرت ﷺ کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 606)

رپورٹ: زعیم انصار اللہ۔ وانڈزورتھ

امن فورم

مجلس انصار اللہ وانڈز ورتھ ٹاؤن، علاقہ ’’طاہر‘‘

اللہ کے فضل و احسان سے مجلس انصار اللہ وانڈز ورتھ کو 15/ اکتوبر 2022ء کو شام 8 بجے سینٹ ایز، چرچ ہال میں ’’امن فورم‘‘ کی میزبانی کی توفیق ملی۔سب سے پہلے اس پروگرام کی کامیابی کے لئے خاص دعا کی درخواست کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خط لکھا گیا اور انصار اللہ کے ممبران سے بھی اس پروگرام کی کامیابی کے لئے خطوط لکھنے کی درخواست کی۔

اس پروگرام کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے مجلس عاملہ کا اجلاس مدعو کیا گیا جس میں منصوبہ بندی کے لئے دو گروپ تشکیل دئے گئے اور ہر گروپ کو ان کی ذمہ داریاں سونپی گئیں ذمہ داریوں کی لسٹ میں گھروں کے دورہ جات، ضیافت کا انتظام، کارڈ چھاپنا اور تبلیغی اسٹال کے لیے بیت الفتوح سے چیزوں کی ترسیل کا بندوبست کرنا شامل تھا۔

تیاری کے پہلے مرحلے میں وانڈز ورتھ کے کونسلرز کی فہرست تیار کی گئی اور 56 کونسلرز کو ای میل کے ذریعے دعوت نامہ بھیجا گیا۔جن میں سے 3 کونسلرز نے جواب دیا کہ وہ حاضر ہوں گے اور 15 کونسلرز نے نہ آ سکنے کا عذر کیا۔ اس کے علاوہ، انصار ممبران کو تقریب کے لیے پڑوسیوں، دوستوں اور غیر احمدی رابطوں میں تقسیم کرنے کے لیے دعوت نامے دیے گئے۔تقریب کے انعقاد سے 15 دن پہلے 3 گھنٹے کے لیے ہال بھی بک کروایا۔

پروگرام کے مطابق 2 انصار کھانے کی تیاری کے لیے سہ پہر 3 بجے ہی حاضر ہو گئے اور کچھ انصار احباب تقریب کے سیٹ اپ کے لیے شام 7 بجے ہال میں آئے۔مہمانانِ کرام کے لئے کرسیاں، میزیں لگائی گئیں، تبلیغی سٹال کی ترتیب مکمل کی گئی، تقریب کے لیے ایک بینر لگایا گیا، اس حوالے سے 12 مختلف پوسٹرز بھی لگائے گئے۔مزید برآں، مسجد فضل سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لیے خصوصی کرسیوں کا انتظام کیا گیا۔ ایک انصار ممبر کو ڈیوٹی بھی سونپی گئی کہ وہ اس تقریب کی تصاویر اور ویڈیوز لے کر مرکز کو بھجوائیں۔

یہ تقریب پروگرام کے مطابق رات 8 بجے شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز چیئر پرسن محترم ضیاء الرحمن صاحب (نائب صدر انصار اللہ یوکے) نے کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت محترم نصیر الحق صاحب کے حصہ میں آئی۔

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ محترم خالد محفوظ نے کیا۔

استقبالیہ خطاب محترم احمد خالد صاحب نے پیش کیا۔

جماعتِ احمدیہ کا تعارف محترم خالد صفیر صاحب نے پیش کیا۔

معزز مہمانوں میں سے کونسلر، سارہ ڈیوس اور سارہ لنٹن نے بھی تقریر کی اور دعوت کے لیے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

’’عالمی بحران اور امن کا راستہ‘‘ کے موضوع پر محترم مربی سلسلہ رضا احمد صاحب نے تقریر کی۔

مہمان مکرم ڈسٹ صاحب نے بھی امن کے بارے میں کچھ الفاظ کہے اور مدعو کئے جانے پر شکریہ بھی ادا کیا اور اس کے بعد ان کا انٹرویو بھی کیا گیا۔

ایک اور مسیحی خاتون کا کہنا تھا کہ ان سے کہا جا رہا تھا کہ وہ کسی مسلم تقریب میں نہ جائیں، انہوں نے کہا کہ وہ خوش ہیں کہ وہ آئیں اور اب وہ دوسروں کو بتائیں گی کہ یہ واقعہ حیرت انگیز تھا اور انہوں یہ بھی کہا کہ وہ یہ بھی کہنا چاہتی ہیں کہ میڈیا میں مسلم کمیونٹی بارے غلط باتیں کی جاتی ہیں۔

پروگرام کے آخر میں سوال جواب کا موقع بھی فراہم کیا گیا۔

چیئر پرسن محترم ضیاء الرحمان صاحب نے اختتامی الفاظ کہے اور تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام کیا گیا

آخر میں کھانا پیش کیا گیا اور آئس کریم سے تواضع کی گئی۔اس تقریب کی کل حاضری 40 تھی جس میں 17 مہمان تھے جن میں دو وانڈز ورتھ کے کونسلر بھی شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مزید کامیاب پروگرام منعقد کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: ارشد محمود۔ نمائندہ الفضل آن لائن یونان

یونان میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ یونان کو مورخہ 30/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار ایتھنز مسجد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

جلسہ کے پروگرام کا آغاز دوپہر نماز ظہر و عصر کے بعد 2 بج کر 50 منٹ پر شروع ہوا۔جلسہ میں تین تقاریر رکھی گئیں جن میں مقامی زبان گریکی، اردو اور انگلش شامل ہیں۔جلسہ کی صدارت مکرم و محترم عطاء النصیر صاحب نیشنل صدر و مبلغ سلسلہ نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سورہ الاحزاب کی آیات 22 تا 25 سے ہوا۔تلاوت و ترجمہ مکرم خرم مبارک احمد صاحب نے پیش کیا۔تقریر کے احادیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم جو کہ مکرم ناصر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔پہلی تقریر مکرم شمس الدین ادریس صاحب نے گریکی زبان میں پیش کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم بحیثیت صادق و امین‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباس مکرم محمد اکبر صاحب نے پیش کئے جو کہ بہت ہی پرتاثیر ہیں جن سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے بے انتہا عشق و محبت ثابت ہوتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن مطبوعہ لندن صفحہ 13) پھر فرماتے ہیں: ’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، وہ نجوم میں نہیں تھا، وہ قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 120-121)

دوسری تقریر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نائب نیشنل صدر یونان کی تھی جس کا موضوع تھا ’’آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ہمدردی خلق‘‘

نظم: مکرم داؤد احمد جنجوعہ صاحب نے ’’ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے‘‘ خوش الحانی سے پیش کی۔

اختتامی خطاب انگلش میں صدر مجلس مکرم و محترم عطاء النصیر صاحب نیشنل صدر و مبلغ سلسلہ یونان نے ’’آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا عشق الٰہی‘‘ پر کیا۔

سب مقررین نے بہت ہی عمدہ پیرائے اور کم وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی سب حاضرین و سامعین نے سحر انگیز تقاریر جو کہ بہت ہی ایمان فروز تھیں بہت ذوق و شوق سے سنیں۔

اختتامی دعا: مکرم عطاء النصیر صاحب نیشنل صدر و مبلغ سلسلہ کے 4 بج کر 5 منٹ پر اختتامی اجتماعی دعا کروائی۔

ریفریشمنٹ: اختتامی دعا کے بعد طعام کا انتظام تھا۔

حاضری: جلسہ کی کل حاضری اس طرح سے ہے کہ 23/ احباب نے مسجد میں شرکت کی جن میں 3/ احباب غیر از جماعت مہمان تھے اور آن لائن بذریعہ زوم 15/ خواتین وحضرات نے جلسہ دیکھا اور سنا اسی طرح نیدرلینڈ سے بھی ایک احمدی دوست نے جلسہ آن لائن دیکھا اور سنا۔کل حاضری 38 رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: نعیم احمد اقبال۔ مبلغ سلسلہ ویسٹرن ناندی فجی

جلسہ سیرۃ النبیؐ جماعت احمدیہ جزائر فجی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہ مؤرخہ 7/ اکتوبر 2022ء کو مسجد محمود جماعت احمدیہ مارو میں مجلس انصار اللہ فجی کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔

تیاری

جلسہ سے پہلے ریجن کی تمام جماعتوں اور مہمانوں کو تحریری اور زبانی دعوت نامے بجھوائے گئے۔ اسی طرح وقار عمل کے ذریعہ مسجد محمود مارو کی تزین و آرائش کی گئی۔خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز نے مسجد اور جلسہ گاہ کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کیا۔

پروگرام جلسہ سیرۃ النبیؐ

جلسہ کا باقاعدہ آغاز زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جزائر فجی قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے اردو اور انگلش ترجمہ سے ہوا۔ جلسہ میں تین نظموں کے علاوہ کل پانچ تقاریر ہوئیں۔مقررین نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوں کو بیان کیا۔ مقامی صدر صاحب مارو نے جماعت کی طرف سے ویلکم تقریر کی جس کے بعد مقررین نے آپ ﷺ کے حلم ، تحمل اور وسعت حوصلہ ، آپ ﷺ عدل اور توازن کے شاہکار ، آنحضرت ﷺ کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ کی تحریرات کی روشنی میں جیسے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

جلسہ کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں سیرت کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اسوہِ رسول ﷺ پر عمل کرنے کی

طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز اختتامی دعا بھی کروائی۔

جلسہ کی کل حاضری 142 رہی۔جس میں چھ مہمان شامل ہیں۔ نمازِ جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد حاضرین میں کھانا پیش کی گیا۔

آخر پر تمام قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فقہی کارنر

جہراً دعائیں پڑھنا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

جب ابتدا میں مَیں قادیان گیا اور مسجد مبارک میں صرف تین چار نمازی ہوا کرتے تھے اور حافظ معین الدین صاحب مرحوم نماز پڑھایا کرتے تھے۔ جب حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب ہجرت کر کے .... قادیان آ گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُنہیں اپنی مساجد میں پیش امام بنایا اور وہی نمازیں پڑھاتے رہے۔ لیکن اُس کے بعد جب حضرت مولوی عبدلکریم صاحبؓ مرحوم بھی ہجرت کر کے قادیان آ گئے تو حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے انہیں نماز کے واسطے آگے کر دیا اور پھر جب تک وہ زندہ رہے وہی پیش امام رہے۔ لیکن گاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام طبیعت کی کمزوری کے سبب مسجد مبارک میں ہی جمعہ بھی پڑھ لیتے تھے اور چونکہ مسجد مبارک میں سب لوگ سما نہ سکتے تھے۔ اس واسطے جمعہ مسجد اقصیٰ میں بدستور ہوتا اور مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ جمعہ پڑھاتے تھے اور مسجد مبارک میں حضرت مولوی عبد الکریمؓ صاحب جمعہ پڑھاتے تھے اور گاہے حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ باہر گئے ہوئے ہوتے اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب قادیان میں موجود ہوتے تو مسجد مبارک میں وہ جمعہ پڑھاتے۔ جب حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ مرحوم ہجرت کر کے قادیان چلے آئے تو وہی پیش امام نماز کے ہوتے رہے۔حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ مرحوم اپنی قراءت میں ہمیشہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ سے پہلے بالجہر پڑھتے اور فجر اور مغرب اور عشاء کی آخری رکعت میں بعد رکوع بلند آواز میں دعائیں مثلاً رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ اور رَبَّنَا ھَبۡ لَنَ مِنۡ اَزۡوَاجِنَا اور اَللّٰھُمَّ انۡصُرۡ مَنۡ نَصَرَ دِیۡنَ مُحَمَّدٍ... اور اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الۡاِسۡلَامَ وَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ بِالۡاِمَامِ الۡحَکَمِ الۡعَادِلِ وغیرہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں جب کہ وہ سفر پر ہوں یا نماز میں کسی وجہ سے نہ آ سکیں۔مولوی حکیم فضل الدین صاحبؓ مرحوم اور گاہے عاجز راقم کو یا کسی اور صاحب کو امامت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام حکم فرماتے تھے۔حضورؑ خود کبھی پیش امام نہ بنتے تھے۔حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی وفات کے بعد مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّلؓ ہمیشہ پیش امام رہے۔

(ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق صفحہ 22-23)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموزبات

لعابِ دہن کا استعمال اور کرونا وائرس بیماری

علمی وقلمی کام کرنے والے بعض دوست کاغذ کا پرت پلٹتے وقت لعاب دہن کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جو درست نہیں اور نہ محفل میں بیٹھے دوستوں کے سامنے ایسا کرنا اچھا سمجھا جاتا ہے۔کیونکہ وہ کاغذ جس پر تحریر لکھی ہوتی ہے۔ وہ آگے کئی دوستوں کے ہاتھوں سے گزرنی ہے اور لعاب استعمال کرنے والے کے جراثیم آگے منتقل ہوجاتے ہیں۔ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں جو محض چھونے سے آگے پھیلتی ہیں۔

(اداریہ: ایک احمدی آلائشوں اور کثافتوں سے پاک جزیرہ ہے،
الفضل آن لائن 17/ فروری 2020ء)

مرسلہ: ذیشان محمود۔ سیرالیون

طلوع وغروب آفتاب

2/دسمبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:21	17:37
مدینہ منورہ	05:27	17:33
قادیان	05:45	17:24
ربوہ	05:25	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:17	15:58